

کے ساتھ ملا ل نہ ہو۔ اس کا ثبات کا توازن اسی طرح قائم رہتا ہے کہ نہ صرف خوشی ہو، نہ صرف رنج ہو۔ دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی ہوتی تو اس حد پر پہنچ جاتی کہ زندگی قائم نہ رہ سکتی۔ دن کے ساتھ رات، گرما کے ساتھ سرما توازن کے لیے ہے۔ اسی طرح خندہ گل کے ساتھ نالہ ببل رکھتا کہ توازن میں خلل پیدا نہ ہو۔

۲۔ شرح : اے محبوب ! اگر تیری رفتار ناز کا طور طریق عاشق کی ناقدری نہ کرتا تو وہ اب تک کبھی کاغذ بن کر دامن فنا کے ساتھ لگ جاتا، یعنی فنا ہو جاتا۔ مصیبت یہ ہے کہ تیرے انداز خیرام نے اس کی قدر پہچانی اور وہ اب تک اسی امیڈ پر زندہ ہے کہ کبھی نہ کبھی اُسے تیرے خیرام کی بدولت فنا کی منزل نصیب ہو ہی جائے گی۔

۳۔ شرح : پھول کے لیے زندگی کی مہلت صرف رات بھر کی ہے، یعنی شام کو کھلا اور صبح کو تازگی اور شادابی کی بھار دکھا کر رفتہ رفتہ بکھر گیا۔ یہ زندگی کی مہلت نہیں، بلکہ غم کا ائینہ ہے، کیونکہ رات بھر کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے؟ اب دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی ہے، کاش پھول کا رنگ باغ کی ہوا بن جاتا، کیونکہ باغ کو پھول کی مہلت ہستی کے مقابلے میں زیادہ پائدار می حاصل ہے۔

۴۔ شرح : ہم غم کے مرکز پر پوری طرح استوار ہی نہیں ہوتے، یعنی اس مرکز سے بھی ادھر ادھر ہٹتے رہے۔ اگر اس پر جے رہتے تو ہمیں یہ اندازہ تو ہو جاتا کہ وفا کا طریقہ کیا ہے۔ گویا وفاداری کا طریقہ وہی نباہ سکتا ہے، جو غم کے مرکز پر مستقلاً قائم رہ سکے۔

۵۔ شرح : میرا دست جنون دیوار فنا کی ایک اینٹ ہے۔ اگر میں خود فنا نہ ہوتا تو اس حالت میں بھی لازم تھا کہ رفتہ رفتہ مٹ جاتا اور فنا کے گھاٹ اتر جاتا۔

فنا کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو مٹا دے۔ دوسری صورت